Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 31, 2026

Causes and Effects of Water Pollution-its Remedies in the Light of Seerah

پانی کی آلودگی کے اسباب واثرات-سیرت طیبہ کے تناظر میں ان کا تدارک

Dr. Muhammad Arshad
Professor of Islamic Studies, Head of the Department
Government Islamia Graduate College, Railway Road, Lahore
Email: dr.arshadnwl@gmail.com

Dr. Naseem Mahmood
Faculty Member, Department of Islamic Thought and Civilization
University of Management and Technology, Sialkot
Email: n.mahmood@skt.umt.edu.pk

Abstract

Water is one of the great blessings of Allah Almighty. The concept of life is impossible without water. Through water, Allah Almighty has blessed us with all kinds of trees, crops and fruit. Quran Al-Hakim refers to the water sent down from the sky as Ma'h Tahoor (the pure water). It is a clear declaration of the fact that the original quality of water is purity. Therefore, any kind of impurity in this water affects its original quality i.e. purity. This pure water has been stated in the Holy Quran as sweetness and blessing. In modern times, the quality of water has been significantly affected due to several factors such as leather industries without treatment plants, lack of proper management of sewage system, lack of water in rivers and canals, throwing garbage into rivers, use of pesticides on crops, global warming, and deforestation. Similarly, ocean water, though abundant, is being polluted due to oil leakage from ships and flow of polluted river water into oceans. This polluted water affects human health and causes many diseases such as hepatitis B and C, numerous stomach and skin diseases. Grains, vegetables and fruit grown in polluted water are also harmful to human as well as marine health.

The problem of water pollution can be solved in the light of the Seerah of the holy prophet (PBUH). He (PBUH) forbade urinating while standing or into standing water, and said after urinating in standing water, one should neither perform ablution nor bathe in it. He (PBUH) instructed more caution if the water is little. It has been ordered that more water comes under the order of abundant water and flowing water, and no impurity will be imposed on it, provided that the taste of the water does not change. He (PBUH) said that the water will stay pure given it doesn't change smell, taste or color by the impurity falling into it. Imam Baihaqi has quoted a Hadith in the chapter of abundant

OPEN ACCESS
CC BY

water that the water of a well will remain pure even if an impurity falls into it and nothing will impure it. The Prophet (PBUH) ordered the water pots to be covered and the openings of the leather bags to be tied.

In modern times, it is necessary that we should avoid water pollution and use clean water. Awareness campaigns for the use of pure and clean water should be launched, water treatment plants should be installed, and rain water should be harvested. We can also avoid water pollution through a proper sewage and garbage disposal system. Clean water is the reason for our physical and spiritual purity. Therefore, we should adopt the habit of using pure water as it is ordered in the Holy Quran and Seerah. In the hilly areas pure water of waterfalls and springs should be used. In the plains, filtered water must be used. In the complete article these matters will be discussed.

Keywords: Pure Water, Pollution, Impurity, Abundant Water, Global Warming, Flowing Water

پانی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔زندگی کا تصور پانی کے بغیر ناممکن ہے

اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

وَجَعلَنَا مِنَ الْمَآء كُلَّ شَيْءٍ حَيٍ[1]

"اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا"

پانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں انواع واقسام کے درختوں، فصلوں اور پھلوں سے نوازا ہے۔قرآن حکیم نے آسمان سے نازل کردہ پانی کے لیے ماء طہور کا لفظ استعمال کیا ہے گویا ان الفاظ کے ذریعے پانی سے آلودگی کے خاتمے کا پیغام بھی دیا جارہا ہے۔

پانی کی آلودگی کا مفہوم

پانی کی آلودگی سے مراد زیر زمین پانی، جھیلوں، ندیوں، دریاوں، سمندروں میں کیمیائی مادوں کا شامل ہو کر اس کو زہریلا اور انسانوں اور آبی جانوروں کے لیے نقصان دہ ہونا۔آبی آلودگی کی کئی صورتیں ہیں جیسے پلاسٹک کی آلودگی، معطل شدہ مادوں کی آلودگی، کیمیائی آلودگی، زمینی پانی کی آلودگی، زیر زمین پانی کی آلودگی، غذائیت سے متعلق آبی آلودگی، تیل کے اخراج سے ہونے والی آلودگی اور سمندری آلودگی۔

پانی کی صفتِ طہور

پانی اپنی اصل کی اعتبار سے صفت طہور کا حامل ہے اور اس کے ذریعے بہت سی چیزوں کو پاک صاف کیا جاتا ہے۔قرآن پاک میں پانی کی اس صفت طہور کا بعض مقامات پہ صراحت سے ذکر ہے۔قرآن حکیم کے یہ الفاظ ہیں:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا[2]

"اور ہم نے آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارا۔

امام رازی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال كثير من العلماء الطهور مايتطهّر به[3]

"کثیر علماء نے کہا کہ لفظ طہور سے مراد ایسی چیز جس سے طہارت حاصل کی جائے"

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وجعلناه طاهرا مطهرا ،أي وسيلة يتطهر بها في تنظيف الأجسام والملابس والأشياء المختلفة ،والانتفاع به في الطعام والشراب وسقي النباتات والحيوانات.[4]

"اور ہم نے اس پانی کو پاک اور دوسروں کو پاک کرنے والا بنایا ہے کہ اس کے سبب جسموں کپڑوں اور مختلف اشیاء کو پاک اور صاف کرنے اور کھانے اور پینے میں اس سے فائدہ اٹھانے اور نباتات اور حیوانات کو پانی مہیا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے"

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر پانی کی صفت مطہر کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ [5]

"اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ذریعے تمہیں) ظاہری و باطنی (طہارت عطا فرمادے"

امام رازی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

فبين أن المقصود من الماء إنما هو التطهر به فوجب أن يكون المراد من كونه طهورا أنه هو المطهر به لأنه تعالى ذكره في معرض الإنعام، فوجب حمله على الوصف الأكمل ولا شك أن المطهر أكمل من الطاهر.[6]

"سو واضح ہوا کہ پانی سے مقصود پاکیزگی ہے سو لازم ہے کہ اس سے مراد اس کا پاک ہونا اور دوسروں کو پاک کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر انعام کے حوالے سے بیان کیا سو لازم ہے کہ اس سے اکمل وصف مراد لیا جائے اور کوئی شک نہیں کہ مطہر طاہر سے اکمل ہے"

اسی ذیل میں امام ابن کثیر اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ليطهركم به أي:من حدث أصغر أو أكبر،وهو تطهيرالظاهر[7]

"تاکہ وہ تمہیں اس پانی کے ذریعے پاک صاف کرے یعنی حدث اصغر اور حدث اکبر اور یہ ظاہر کو پاک صاف کرنا ہے"

امام نسفی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ليطهركم به{ بالماء من الحدث والجنابة[8]

"وہ تمہیں اس پانی کے ساتھ حدث اور جنابت سے پاک کرے"

جو اس حقیقت کا واضح اعلان ہے کہ پانی کی اصل صفت طہارت اور پاک ہونا ہے۔اس لیے اس پانی میں کسی بھی قسم کی آلودگی اس اس کی اصل صفت کو متاثر کرتی ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

قرآن پاک میں صاف پانی کی صفت مٹھاس کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وَ اَسۡقَیۡنٰکُمۡ مَّآءً فُرَاتًا[9]

"اور ہم نے تمہیں) شیریں چشموں کے ذریعے (میٹھا پانی پلایا"

سو پانی کی اصل صفت خود پاک ہونا اور دوسری چیزوں کو پاک کرنا ہے اور اسی صفت طہور کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے پانی کو آسمان سے نازل کیا مگر کئی اسباب کی بنیاد پر پانی کو آلودہ کر دیا جاتا ہے۔ ذیل میں پانی کے آلودہ کرنے اسباب کا جائزہ لیا جائے گا۔

پانی کی آلودگی کے اسباب

آج کے دور میں پانی کی اصل صفت طہور خاصی متاثر ہوئی ہے اس کے کئی ایک اسباب ہیں جیسے چمڑے کی صنعتوں کا ہونا اور اس کے ساتھ ٹریٹمنٹ پلانٹس کا نہ لگایا جانا سیوریج سسٹم کا مناسب انتظام نہ ہونا دریاؤں اور نہروں میں پانی کی کمی کوڑے کرکٹ سے استفادہ نہ کرتے ہوئے اس کو ندی نالوں میں پھینکنا فصلوں پر کیڑے مار ادویات کا استعمال، گلوبل وارمنگ اور درختوں کا کم ہونا۔ اسی طرح سمندری پانی زیادہ ہونے کے باوجود بھی کئی اسباب کی بنا پر آلودہ ہو رہا ہے جس میں بحری جہازوں کے تیل اور دریاؤں کے آلودہ پانی کا سمندری پانی میں شامل ہونا ہے۔ ذیل میں پانی کی آلودگی کے اسباب کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے:

1. **فاضل مادے:** گھروں، کارخانوں اور فیکٹریوں کے فاضل مادے یا ناکارہ گندہ پانی کو ندیوں، دریاؤں اور تالاب کے پانی میں شامل کرنا۔
2. **کیمیائی کھادیں اور جراثیم کش ادویات:** کاشتکاری کے دوران کیمیائی کھاد اور جراثیم کش دوا کا کثرت سے استعمال کرنا اور یہ مادے بارش کے پانی میں شامل ہو کر پانی کو آلودہ کر دیتے ہیں۔
3. **آبی آلودگی اور صنعتی شعبہ:** پوری دنیا میں سب سے زیادہ پانی کا استعمال صنعتی شعبے کے لیے کیا جاتا ہے۔ تمام فیکٹریاں اور کارخانے اپنی مختلف مصنوعات کی تیاری کے لئے صاف پانی کے استعمال کو ہی ترجیح دیتے ہیں، جس کی وجہ سے پانی کی طلب بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جب کہ آلودہ پانی دیگر صاف پانی کے ذخیروں میں ملا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے صاف پانی زہریلا ہو کر نا قابل استعمال ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی قلت کا مسئلہ مزید سنگینی اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور صنعتی شعبہ خود پانی کی آلودگی کا بہت بڑا سبب ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے صنعتیں ٹریٹمنٹ پلانٹس نہیں لگاتیں جس کی وجہ سے پانی آلودہ ہوتا ہے۔ بالخصوص چمڑے کی صنعتیں ٹریٹمنٹ پلانٹس نہ ہونے وجہ سے بہت زیادہ پانی کو آلودہ بلکہ زہریلا بنا رہی ہیں اور اس کے باعث زمین بھی کلر اور سیم زدہ ہوتی چلی جا رہی ہیں۔
4. **آکسیجن میں کمی:** پانی میں کسی عوامل کی وجہ سے آکسیجن گیس کی مقدار میں کمی ہو جاتا۔ عام طور پر پانی میں حل شدہ آکسیجن گیس کی مقدار 8 تا 15 ملی گرام فی لیٹر ہوتی ہے لیکن اکثر پانی میں اس کی مقدار کم پائی جاتی ہے۔ ایسا پانی آبی جانوروں اور آبی پودوں کی زندگی کے لئے خطرے کا سبب ہوتا ہے۔
5. **بیکٹیریا کی افزائش:** زیا کی بھاری مقدار شامل ہو کر آلودہ کر دیتا ہے۔ ایسے پانی کو پینے سے کئی اقسام کی بیماریاں مثلاً وائرل بخار، ملیریا، ٹائیفائڈ وغیرہ سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

6. **نمکیات کی زیادتی:** پانی میں مختلف اقسام کے نمک شامل ہو کر حل ہو جانا مثلاً سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیم ہیں، کلورائیڈ یاسلفیٹ یا کاربونیٹ یابائی کاربونیٹ وغیرہ نمک قابل ذکر ہیں۔ عام طور پر پانی میں کسی بھی قسم کے نمک کی کم از کم مقدار 500 ملی گرام فی لیٹر ہوتی ہے۔ تب یہ پانی پینے کے قابل ہوتا ہے لیکن اکثر جگہ پانی میں نمک کی مقدار اس حد سے کئی گناہ زیادہ ہوتی ہے۔ ایسا پانی پینے کے قابل نہیں ہوتا۔ یہ پانی کاشتکاری کے لئے یا پھر جانوروں کے لئے قابل استعمال ہوتا ہے، جب کہ انسانوں کی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔
7. **زیر زمین پانی میں آلودگی:** کاشتکاری کیا کھاد، جراثیم کشد وائیں کارخانوں کے ناکارہ پانی سے زیر زمین پانی میں شامل ہو کر آلودہ کر دیتا ہے۔ اس سے زیر زمین پانی میں زہریلے کیمیائی مادے ملنے کی وجہ سے آلودگی ہوتی ہے۔
8. **سمندری پانی میں آلودگی:** سمندری پانی میں گھریلو کوڑا کرکٹ، کچرا وغیرہ کو پھینک دینا، یا پھر کارخانوں کے فاضل ناکارہ کیمیائی مرکبات کو سمندری پانی میں خارج کر دینا، ایسے آلودہ پانی سے سمندری و آبی جانوروں کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

پانی کی آلودگی کے اثرات

آبی آلودگی ایک شدید ماحولیاتی مسئلہ ہے جس کا اثر پوری دنیا میں لوگوں کی صحت اور بہبود پر پڑتا ہے۔ اس آلودہ پانی کو استعمال کرنے سے انسانی صحت متاثر ہوتی ہے اور کئی بیماریوں کا سبب بنتی ہے جیسا کہ ہیپاٹائٹس بی اور سی، پیٹ کے کئی امراض پیدا ہوتے ہیں جلدی بیماریاں، ایسے آلودہ پانی سے اگنے والی اناج سبزیوں اور پھل بھی مضر صحت ہوتے ہیں۔ آلودہ پانی آبی جانداروں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ ذیل میں ان کا قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

انسانی اموات

پوری دنیا میں پانی کی کثیر مقدار میں موجود ہے، جو کہ سمندری پانی کی صورت میں موجود ہے جس میں نمکیات کی زیادتی کے سبب یہ ناقابل استعمال ہے۔ اسی طرح زیر زمین پانی کو آبی آلودگی بڑی تیزی کے ساتھ متاثر کرتی چلی جارہی ہے جس سے پینے کا پانی دن بدن نایاب و کم یاب ہوتا چلا جارہا ہے۔ آبی آلودگی کے سبب پانی کڑوا اور مضر صحت ہو چکا ہے۔

آبی آلودگی کے نتیجے میں قدرتی ماحول شدید متاثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ناقص اور کیمیائی طور پر بغیر صاف کیے گندے پانی کو قدرتی آبی ذخائر میں چھوڑنے سے آبی ماحولیاتی نظام خراب ہو جاتا ہے۔ زہریلا پانی انسانوں اور آبی جانداروں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے. رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں قبل از وقت ہر چھ اموات میں سے ایک یا تقریباً 90 لاکھ اموات آلودگی کے سبب ہوئی۔ محققین کے مطابق گھروں کے اندر پائی جانے والی آلودگی، غیر محفوظ پینے کے پانی اور ناکافی حفظان صحت کی وجہ سے ہونے والی اموات میں گو کہ کمی آئی ہے لیکن بالخصوص جنوبی اور مشرقی ایشیائی ملکوں میں صنعت کاری کے سبب فضائی آلودگی اور کیمیائی آلودگی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جو کہ قبل از وقت اموات کی بڑی وجہ ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 31, 2026

آبی جانداروں کی اموات

سمندروں میں آلودگی کے باعث آبی حیات تیزی سے مر رہی ہیں، متعدد اقسام ناپید ہو گئی ہیں۔ سمندوں میں بہایا جانے والا پلاسٹک جانور خود اور اپنے بچوں کو کھلاتے ہیں جس سے ان کی اموات ہو جاتی ہیں۔ ہر سال کئی سو بحری پرندے، مچھلیاں اور کچھوے پلاسٹک کھانے سے مر جاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً 43 فی صد بحری جانوروں، 86 فی صد سمندری کچھوؤں اور 44 فی صد سمندری پرندوں کے پیٹ میں پلاسٹک پایا جاتا ہے یا ان کے گرد لپٹا ہوتا ہے۔ عالمی سطح پر سمندروں میں پلاسٹک کی ردی کے پھیلاو اور آبی حیات اور انسانوں پر بحری آلودگی کے منفی اثرات کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

پاکستان کا ساحل سمندر 1050 کلو میٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں 700 کلو میٹر کا رقبہ بلوچستان کے ساتھ جبکہ 350 کلو میٹر کی حدود سندھ کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ پاکستان ہر سال سمندری سے پکڑی جانے والی کروڑوں روپے کی آبی حیات بیرون ممالک فروخت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ 40 لاکھ سے زائد افراد ماہی گیری کے پیشے سے منسلک ہیں اور سمندروں، جھیلوں و دریاؤں سے مچھلیاں پکڑ کر اپنا گزر بسر کرتے ہیں۔ مگر اب اس میں تیزی سے کمی آ رہی ہے جس کی وجہ آبی آلودگی ہے۔ پاکستان کے سمندری حدود میں آلودگی کی سب سے بڑی وجہ کراچی میں مچھیروں کی جانب سے ڈالی جانے والی مردہ مچھلیاں، جہازوں اور لانچوں کا بہنے والا گندا تیل اور بغیر ٹریٹمنٹ کے فیکٹریوں سے آنے والا فضلہ ہیں۔

ماہرین کے مطابق سمندری و نہری آلودگی کے باعث ملک میں کھگا اور بچھوال نسل کی مچھلیاں نایاب ہو گئی ہیں۔ دریاؤں میں گندے پانی کی خطیر مقدار موجود ہونے کی وجہ سے یہ اقسام تیزی سے مر رہی ہیں۔ ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ مچھلیوں کی نسلوں کو بچانے اور ان کی برورش کے لئے فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرنا ہو گی جبکہ نہری و سمندری آلودگی کو روکنے کے لئے قانون بنانے کی ضرورت ہے۔ حال ہی میں دریائے سندھ سے 25 سے 30 نایاب ڈولفن مردہ حالت میں ملی ہیں۔ یہ ڈولفنز روہڑی کے نزدیک دریائے سندھ کے کنارے سے محکمہ وائلڈ لائف کو ملیں۔ اسکے علاوہ کچھ ہی عرصہ پہلے کراچی کے ساحل پر مچھلی اور دیگر سمندری جانوروں کا مردہ حالت میں پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان میں سمندری صورتِ حال کتنی آلودہ ہے اور سمندری جانوروں پر آلودگی کے باعث کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

انسانی صحت پر پانی کی آلودگی کے اثرات

آلودہ پینے کے پانی کا استعمال صحت کے مختلف مسائل کا باعث بن سکتا ہے، جیسے معدے کی بیماریاں، ٹائیفائیڈ بخار، ہیضہ، پیچش، جلد کی جلن، کھجلی، غصہ، سنگین صورتوں میں یہ انفیکشن اور الرجک رد عمل کا باعث بن سکتا ہے۔ سانس کے مسائل جیسے دمہ، پانی میں زہریلے مادوں سے تولیدی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، بشمول بانجھ پن، پیدائشی معذوری، اور سپرم کی کم تعداد۔ آلودہ پانی میں بھاری دھاتیں ہوسکتی ہیں جو اس کا سبب بن سکتی ہیں۔ قلبی امراض، جیسے دل کی بیماری اور فالج جگر اور گردے کا نقصان صحت کے مختلف مسائل کا باعث بنتے ہیں۔ آلودہ پانی میں پائے جانے والے بعض کیمیکلز اور آلودگیوں سے کینسر کے بڑھتے ہوئے خطرے سے منسلک ہے۔ آلودہ پانی کی وجہ سے پریشانی اور ڈپریشن جیسے دماغی صحت کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

آبی آلودگی کے زرعی شعبے پر اثرات

روئے زمین پر آبی آلودگی کا سب سے بڑا سبب زرعی اور صنعتی شعبہ میں پانی کا بے دریغ استعمال اور مختلف کیمیائی مادوں سپرے کھاد وغیرہ کے ذریعے اسے آلودہ کرنا ہے، لیکن یہ شعبہ بھی آلودہ پانی کے استعمال کو ترجیح نہیں دیتا بلکہ صاف پانی کو استعمال کرنا پسند کرتا ہے۔ مزید یہ کہ جو لوگ زرعی شعبے میں اپنی فصلوں کے لیے گندا پانی استعمال کرتے ہیں وہ زیر زمین پانی کے ذخیرے کو متاثر کرتا ہے اور زیر زمین پانی کی سطح کو بھی زہریلا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے صاف پانی بھی کڑوا اور گندا ہو کر نا قابل استعمال ہو جاتا ہے۔ آبی ماہرین کے مطابق گندے پانی میں بہت سے نقصان دہ کیمیکلز اور نمکیات شامل ہوتے ہیں جو فصلوں کی جڑوں میں اکٹھے ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے زمین کی نشو و نما و صلاحیت اور فصلوں کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ فصلوں کی جڑوں کے نیچے ان نمکیات کی افزائش سے نہ صرف زمین آلودہ ہو جاتی ہے بلکہ زیر زمین پانی کے ذخائر بھی آلودہ ہو جاتے ہیں۔

آبی آلودگی کی وجہ سے انسانوں اور جانوروں کی تفریحی سر گرمیوں پر اثرات

آبی الودگی کی وجہ سے انسانوں اور ابی جانوروں کی تفریح سر گرمیاں متاثر ہوتی ہیں جب آبی الودگی نہیں ہو گی صاف پانی ہو گا۔ سمندر ہوں گے دریا ہوں گے نہریں ہوں گی جھیلیں ہوں گی تو وہاں پہ انسان اچھی فضا میں سانس لے کر وہاں پہ تفریح کرنے آئے گا۔ سخت اور ٹینشن کے ماحول سے آکر اسے فرحت کا احساس ہو گا اور انسان کی صحت کے حوالے سے بھی یہ عمل اچھا ہو گا اور اپنے غموں کو بھلانے کے حوالے سے بھی یہ جو معاملہ ہے وہ بڑا مفید ہو گا۔ اسی طرح جانور بھی اس ماحول سے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

لطف اندوز ہوتے ہیں، تو جتنا اچھا ماحول ہوگا وہاں تفریح کے مواقع بھی اتنے ہی زیادہ ہوں گے اور ایسے مویشی بھی وہاں پہ کھیلیں گے کودیں گے اور اپنی تھکاوٹ کو دور کریں گے جس سے انسان اور جانور دونوں کے لیے تفریح کے برابر مواقع پیدا ہوں گے۔

پانی کی آلودگی کا تدارک: سیرت طیبہ کے تناظر میں

سیرت طیبہ میں پانی کی آلودگی کے تدارک کے حوالے سے کئی ایک احکامات ہیں۔

بو، ذائقہ یا رنگ تبدیل ہونے سے ماءِ کثیر بھی نجس

بو، ذائقہ یا رنگ تبدیل ہونے سے ماءِ کثیر بھی نجس ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو امامہ سے روایت ہے:

إِنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ إِلَّا أَنْ تُغَيَّرَ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ أَوْ لَوْنُهُ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِيهَا[10]

"پانی پاک ہے سوائے اس کے جب اس کی بو، ذائقہ یا رنگت اس میں گرنے والی نجاست سے تبدیل ہو جائے"

اسی طرح امام بیہقی نقل کرتے ہیں:

الْمَاءُ لَا يَنْجُسُ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ أَوْ طَعْمَهُ [11]

"پانی نجس نہیں ہوتا مگر جب اسکی بو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے"

سو معلوم ہوا کہ ماء کثیر میں کم مقدار میں نجاست کو نظر انداز کیا جاتا ہے مگر زیادہ نجاست کی صورت میں اس کی بو، ذائقہ یا رنگت کی تبدیلی ہو جائے تو اس پر ماء نجس کا حکم لگے گا۔ ہمارے ہاں بعض نہروں اور دریاؤں کے پانی میں اتنی نجاست ہوتی ہے کہ ان کی بو ذائقہ اور رنگت سب کچھ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس پر نجاست کا حکم لگے گا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ماء کثیر کو بھی نجاست اور آلودگی سے محفوظ رکھا جائے تاکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق صحیح طرح استفادہ کر سکے اور بیماریوں سے محفوظ رہ سکے۔

قلتین سے کم یا زیادہ پانی کو بھی نجاست سے بچانے کا حکم

قلتین دو بڑے مشکیزے، ان کی مقدار تقریباً 200 لیٹر کے برابر ہے، اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث إلا ما غلبه ريحه أو طعمه[12]

"جب پانی قلتین کی مقدار میں ہوگا تو اس پر ناپاکی کو محمول نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس میں بدبو یا ذائقے بدلنے کا غلبہ نہ ہو جائے"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اس سے معلوم ہوا کہ قلتین سے کم ماء قلیل کو نجاست سے بہر صورت بچانا لازمی ہے خواہ اس نجاست سے اس کے رنگ، ذائقہ یا بو میں فرق پڑے یا نہ پڑے۔ جب پانی قلتین کے برابر ہوتا کوئی چیز اس کو نجس نہیں کر سکتی سوائے اس کی بو اور ذائقہ تبدیل ہو جائے سو معلوم ہوا کہ قلتین یا اس سے زیادہ پانی میں تھوڑی مقدار میں نجاست پانی کو نجس اور آلودہ نہیں کرتی۔ اگر نجاست اتنی زیادہ کہ پانی کی بو اور ذائقہ تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس شمار ہو گا اور اس سے طہارت حاصل نہ ہو گی، سو اس حدیث مبارکہ میں بھی آبی آلودگی سے بچاؤ کے لیے حکم ہے۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

پانی کو آلودگی سے بچانے کے لیے نبی کریم ﷺ نے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ[13]

"تم میں سے کوئی اس ٹھہرے ہوئے پانی میں ہر گز پیشاب نہ کرے جو جاری نہ ہو پھر اس میں غسل کرے"

اس حدیث مبارکہ میں پانی کے ذخائر کو نجاست سے بچانا اور سیوریج کے نجس پانی کو صاف پانی میں شامل کرنے کے بارے میں ممانعت آئی ہے۔

غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا، حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ[14]

"تم میں سے کوئی شخص ہر گز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانے) حمام (میں پیشاب کرے پھر اسی میں نہائے۔"

اس کی بنیاد بھی یہی ہے کہ اس سے پانی کی طہارت متاثر ہو سکتی ہے کہ پیشاب کے بعد پانی گرنے سے پیشاب کے ملنے کا خدشہ ہو جاتا ہے اس لیے اس کے استعمال سے منع کیا گیا ہے۔

جنبی کا ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ[15]

"تم میں سے جو شخص حالت جنابت میں ہو وہ کھڑے (ساکن) پانی میں غسل نہ کرے"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

یہ حکم اس لئے ہے تاکہ وہ پانی نجس نہ ہو جائے اور اگر ایسی صورت میں غسل کی ضرورت پڑے تو پانی کو کسی برتن میں الگ کر لیا جائے اور پھر اس سے غسل کیا جائے۔

پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینے کی ممانعت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ[16]

"جب کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے"

اسی طرح ایک اور مقام پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ، وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ[17]

"رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کھانے اور پانی میں پھونک نہیں مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے"

سو سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لینا چاہیے تاکہ بقیہ پانی آلودہ نہ ہو۔

پانی کے برتنوں کو ڈھک کر رکھنے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ[18]

"سوتے وقت (برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشک کا منہ بند کر دیا کرو"

سو اس میں زہریلی چیزوں کا پانی میں شامل ہونے سے بچاؤ کی ترغیب دی گئی اس سے گرد و غبار بھی پانی میں شامل نہیں ہوگا۔اسی طرح اس جدید دور میں لوگوں کو چاہیے کہ پانی کے ٹینک حفظان صحت کے اصول کے مطابق میٹریل سے تیار کردہ استعمال کریں اور ان کو ڈھانپنے کا بھی مناسب انتظام ہو۔

غیر دیکھے پانی پینے کی ممانعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن،اختناث الاسقیة[19]

"رسول اللہ نے پینے کے برتنوں کو بغیر دیکھے پانی پینے سے منع فرمایا"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کا منہ موڑ کر ان سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور اس حکم سے برعکس عمل کا نتیجہ بھی ساتھ بتادیا، روایت کے الفاظ ہیں:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ، وَإِنَّ رَجُلًا بَعْدَ مَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَهُ، فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ.[20]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ باہر کرکے پانی پینے سے منع فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ممانعت کے بعد ایک شخص نے رات کو اٹھ کر مشک کے منہ سے پانی پینا چاہا، تو اس میں سے ایک سانپ نکلا"

سو اس سے معلوم ہوا پانی کو دیکھ کر پینا چاہیے تاکہ اس میں اگر نقصان دہ چیز ہو تو اس کے ضرر سے بروقت بچا جاسکے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ زیادہ مقدار میں پانی موجود ہو تو حسب ضرورت الگ برتن لیا جائے، اگر بڑے برتن کو منہ لگا کر پانی پیا جائے گا تو بقیہ پانی آلودہ ہونے کے امکانات ہوں گے جو کہ بیماریوں کے پھیلاؤ کا سبب بنے گا اور یہی حکم پانی کی بڑی بوتل کا ہو گا کہ اس سے پانی پیتے وقت احتیاط سے کام لینا ہو گا تاکہ بعد کی پریشانی سے بچا جاسکے۔

برتن میں بغیر ہاتھ دھوئے ہاتھ ڈالنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ[21]

"جب تم سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو تین مرتبہ دھوکے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے"

سو معلوم ہوا سوتے وقت نازک اعضاء پر ہاتھ لگنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ پر جراثیم لگ سکتے ہیں جو کہ مختلف بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ اگر پانی ہاتھ ڈالنے سے نجس نہ ہوتا تو وہم نجاست کی وجہ سے نہی واحتیاط کا کوئی مطلب نہیں رہتا۔

آبی گذرگاہوں میں بول وبراز کی ممانعت

لوگوں کو ضرر اور ایذا سے بچانے کے پیش نظر اس نے عمومی راستہ اور سائے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں وہاں قضائے حاجت سے منع کر دیا یعنی صرف پانی ہی میں نہیں بلکہ پانی کے راستہ میں بھی قضائے حاجت سے منع کر دیا اور مذکورہ مقامات پر قضائے حاجت کو لعنت کا موجب بتایا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے تو ندی نالوں کو آلودہ کرنا بھی جائز امر نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ارشاد فرمایا:

OPEN ACCESS
CC BY

اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ:اَلْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ،وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ،وَالظِّلِّ[22]

"لعنت کی تین جگہوں سے بچو: پانی کی گزر گاہوں، راستہ کے درمیان اور سایہ میں بول و براز سے"

سو اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا ماحولیاتی اور آبی آلودگی سے بچاؤ نہایت ضروری ہے۔

چشموں اور فلٹر شدہ پانی کا استعمال

آج کے اس جدید دور میں صاف پانی کے استعمال پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اس کے استعمال کو ہی صحت کے لیے مفید گردانا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ بھی صاف اور میٹھا پانی پینا پسند فرماتے تھے اور اسی امر کی آپ نے امت کو تلقین کی اور مدینہ کے تمام باسیوں کے لیے صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی کے لیے تمام ممکنہ اقدامات اختیار کیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَكُونَ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ؟فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ[23]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی ہے جو بیئر رومہ (مدینہ میں ایک مشہور کنواں) کو خرید لے اور اپنا ڈول اس میں اسی طرح ڈالے جس طرح اور مسلمان ڈالیں (یعنی اسے واقف کر دے) آخر عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خریدا۔

فقال:انشدكم بالله والإسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب غير بئر رومة، فقال:"من يشتري بئر رومة فيجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها في الجنة؟ "، فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعوني ان اشرب حتى اشرب من ماء البحر[24]

اور کہا: میں (عثمان رضی اللہ عنہ) تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں بئر رومہ کے علاوہ کوئی اور میٹھا پانی نہیں تھا جسے لوگ پیتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کون بِ رومہ کو جنت میں اپنے لیے اس سے بہتر چیز کے عوض خرید کر اپنے ڈول کو دوسرے مسلمانوں کے ڈول کے برابر کر دے گا؟"، یعنی اپنے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو بھی پینے کا برابر کا حق دے گا، تو میں نے اسے اپنے اصل مال سے خریدا اور آج تم مجھ ہی کو اس کے پینے سے روک رہے ہو، یہاں تک کہ میں سمندر کا (کھارا) پانی پی رہا ہوں"

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی روایت ہے، فرماتی ہیں:

كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ[25]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسندیدہ مشروب میٹھا ٹھنڈا ہوتا تھا"

ان روایات سے معلوم ہوا کہ صاف پانی استعمال کیا جائے جو میٹھا بھی ہو۔ اس رجحان کا آغاز عہد نبوی سے ہوا اور ہر دور میں یہ چیز جاری رہی۔ آج کے دور آلودگی زیادہ ہونے کے باعث صاف پانی کا استعمال زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

آب زمزم کا استعمال

صاف پانی کی سب سے نمایاں صورت آب زمزم کا استعمال ہے جو کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یادگار ہے اور اس وقت سے اس کا استعمال جاری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اور صحابہ کرام سے لے کر آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ آج بھی حج عمرہ کرنے والے افراد کے لیے کھجور اور آب زم زم ہی اصل تحفہ ہوتا ہے جو کہ اپنی تاثیر میں بے مثال ہے۔ اس حوالے سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْمِلُهُ[26]

"بے شک وہ زم زم کے پانی اٹھاتیں اور خبر دیتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کو اٹھایا کرتے تھے"

اسی طرح حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ[27]

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کے پانی کو کھڑے ہو کر نوش فرمایا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ، فِيهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ وَشِفَاءٌ مِنَ السُّقْمِ[28]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم کا پانی ہے، جس میں غذائیت اور بیماری سے شفا ہے"

عام صاف پانی صحت کا ضامن ہے مگر احادیث میں نصوص صریحہ کے مطابق آب زمزم روئے زمین پر سب سے بہتر پانی ہے جو غذائیت اور بیماریوں کی شفا کا سبب ہے۔

ان حدیث مبارکہ میں صاف پانی کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اب میدانی علاقوں میں آر او پلانٹ لگائے جا رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد صاف پانی سے مستفید ہو سکیں۔ آلودہ پانی زہریلا یا کھڑوا ہو سکتا ہے لیکن میٹھا نہیں ہو سکتا ہے صاف پانی ہی میٹھا ہو سکتا ہے۔

خلاصہ کلام

آج کے دور میں ضرورت ہے کہ سیرت طیبہ کی روشنی میں پانی کی آلودگی سے بچا جائے اور پاک صاف پانی استعمال کیا جائے۔ صاف پانی کے حوالے سے آگہی، واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب، بارش کے پانی کا ذخیرہ، جنگلات میں اضافہ، کوڑے کرکٹ کا مناسب انتظام، سیوریج کا بہتر نظام کر کے ہم آلودہ پانی سے بچا جا سکتا ہے۔ صاف پانی انسان کی جسمانی اور باطنی طہارت کے حصول کا سبب ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ قرآن حکیم کے حکم کے مطابق ماء طہور کو استعمال کرنے کی عادت بنائی جائے اور پہاڑی علاقوں میں قدرتی آبشاروں اور چشموں سے اپنے آپ کو سیراب کیا جائے اور میدانی علاقوں میں فلٹر شدہ پانی استعمال کیا جائے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

سیرت طیبہ کی تعلیمات کی روشنی میں پانی کی آلودگی کے مسئلے کا حل کیا جاسکتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کے بعد نہ اس سے وضو کرے اور نہ غسل کرے۔ غسل خانے میں پیشاب کی ممانعت،بن دیکھے پانی پینے کی ممانعت، نیند سے بیدار ہو کر بغیر ہاتھ دھوئے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت، پانی کے برتن میں سانس لینے کی ممانعت اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے قلتین سے کم پانی میں نجاست کے حوالے سے زیادہ احتیاط کا حکم دیا ہے کیونکہ یہ ماء قلیل میں آتا۔قلتین یا اس سے زیادہ پانی ماء کثیر اور ماء جاری کے حکم میں آتا ہے اس میں نجاست کا حکم نہیں لگایا جائے گا بشرطیکہ اس پانی کا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے۔اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا پانی پاک ہوتا ہے سوائے اس کے جب اس کی بو، ذائقہ یا رنگ اس میں گرنے والی نجاست سے تبدیل نہ ہو جائے۔امام بیہقی نے ماء کثیر کے باب میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اسی طرح بڑے کنویں میں نجس چیزوں کے باوجود وضو کی اجازت دی اور فرمایا کہ کوئی چیز اس کو نجس نہیں کرتی۔اسی طرح ایک حدیث میں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا سا پینے کا پانی ہوتا ہے اگر اس وضو کر لیں تو ہم پیاسے رہیں گے تو ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار (مچھلی) حلال ہے۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی نے ایسے احکامات بھی فرمائے کہ اس سے پانی آلودگی اور زہریلی چیزوں سے محفوظ رہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی نے فرمایا پانی کے برتن ڈھانپ دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو۔آبی گذرگاہوں پر بول براز کی ممانعت.ان تعلیمات نبوی پر عمل پیرا ہو کر پانی کو ہر طرح کی آلودگی سے بچایا جاسکتا ہے۔بایں صورت ہی صاف پانی کا استعمال یقینی بنایا جاسکتا ہے اور یہی چیز انسانوں اور آبی جانداروں کی صحت اور حیات کی ضامن ہے۔

نتائج بحث

اس آرٹیکل کے اہم نتائج حسب ذیل ہیں۔

1. پانی کی آلودگی سے مراد پانی میں ایسے مواد کا شامل ہونا جو اس کی اصل خصوصیات پر اثرانداز ہو۔
2. پانی کی آلودگی کے اسباب میں سر فہرست چمڑے کی صنعت، سیوریج سسٹم کا مناسب انتظام نہ ہونا، زرعی ادویات کا بے جا استعمال ہے۔
3. پانی کی آلودگی کے اثرات انسانی اور آبی حیات کے ساتھ ساتھ پودوں پر بھی ہوتے ہیں بعض صورتوں میں آبی آلودگی جان لیوا ثابت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جلدی، معدے، ٹائیفائیڈ، ہیضہ اور یرقان جیسی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔
4. سیرت طیبہ میں پانی کی آلودگی سے بچاؤ کے حوالے سے صراحت کے ساتھ احکامات موجود ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

5. بو، ذائقہ یا رنگ تبدیل ہونے سے ماءِ کثیر بھی نجس ہو جاتا ہے یعنی آلودہ تصور کیا جائے گا۔ جیسے کہ آج کل ہماری نہریں اور دریا بعض اوقات ان تینوں صفات کی تبدیلی کے مظہر ہوتے ہیں۔
6. قلتین سے کم پانی میں نجاست اس پانی کو آلودہ کر دیتی ہے اگرچہ ان کا رنگ، ذائقہ یا بو نہ بھی تبدیل ہو مگر قلتین یا اس سے زیادہ پانی میں نجاست کا حکم صرف ان تین صفات یا ان میں سے کسی ایک صفت کی تبدیلی پر لگایا جائے گا۔
7. ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ ایسا عمل کرنے سے پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔
8. غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت ہے۔ خصوصی طور پر جب اس کی زمین پختہ یا سخت ہو۔ اس کا مقصد بھی پانی اور غسل کرنے والے کو آلودگی سے بچانا ہے۔
9. کھڑے پانی کو نجاست سے بچانے کے لیے اس میں غسل کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔ اس صورت میں پانی الگ کر کے اسے غسل کیا جا سکتا ہے۔
10. پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے بعض دفعہ سانس میں زہریلے ذرات پانی میں شامل ہو کر نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔
11. پانی کے برتنوں کو ڈھک کر رکھنے چاہیے تاکہ اس میں گردو غبار یا مضر صحت اشیاء ان میں نہ داخل ہو سکیں۔
12. بغیر دیکھے پانی نہیں پینا چاہیے بعض دفعہ زہریلی اشیاء کسی وجہ سے شامل ہو سکتی ہیں مثال کے طور پر موذی جانور کا برتن میں گر جانا۔
13. نیند سے بیدار ہونے پر برتن میں بغیر دھوئے ہاتھ ڈالنے کی ممانعت ہے. یہ ممکنات میں سے ہے اگر ہاتھ آلودہ ہوں تو برتن میں پڑی چیز کو بھی آلودہ کریں گے۔
14. لعنت کے تین اسباب سے پرہیز کریں: تالاب یا دریا کے کناروں پر پیشاب پاخانہ کرنے، رستوں میں یا سایہ دار درختوں کے نیچے پیشاب کرنے سے۔ آبی گذرگاہوں پر بول براز کی ممانعت پانی کو آلودہ نہ کرنے کا واضح حکم ہے اور اس عمل پر لعنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس کا انتہائی ناپسندیدہ ہونا ہے۔
15. عہد نبوی میں مسلمانوں کے لیے میٹھے پانی کا اہتمام کرنے کے لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیرِ رومہ کو خرید کر عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کا پسندیدہ میٹھا ٹھنڈا پانی ہوتا تھا۔
16. آج کے دور میں پہاڑی علاقوں میں چشموں سے صاف اور شفاف پانی استعمال کیا جاتا ہے اور میدانی علاقوں میں فلٹر شدہ پانی کے استعمال کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

سفارشات

اس آرٹیکل کی سفارشات حسب ذیل ہیں۔

1. پاکستان میں آبی آلودگی کو روکنے کے لیے قانون سازی کیے جانے کی شدید ضرورت ہے اس ضمن میں تجارتی اداروں، صنعتوں اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ آلودہ پانی کو صاف کرنے کے بعد ہی ندی نالوں میں چھوڑیں تاکہ آلودگی کے نقصانات کو کم کیا جا سکے بدقسمتی سے ایسا نہ ہونے کے برابر ہے۔
2. گھریلو صارفین کے لئے بھی قانون سازی کی جائے اور گھروں میں استعمال ہونے والے کیمیائی مادوں اور ڈیٹرجنٹس وغیرہ کے استعمال پر پابندی لگائی جائے۔ نیز فاضل مادے پلاسٹک کے شاپر وغیرہ کو پانی میں پھینکنے سے گریز کیا جائے۔
3. کارخانوں اور فیکٹریوں کا پانی بغیر ٹریٹمنٹ کیے ندی نالوں میں بہانے پر سخت پابندی عائد ہونی چاہیے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

4. حکومتی سطح پر آر او پلانٹس کی تنصیب ہونی چاہیے۔ میدانی علاقوں میں فلٹر شدہ پانی اور پہاڑی علاقوں والے افراد کو چشموں کے پانی کو پینے کے لئے ترجیح دینا چاہیے۔
5. آبی آلودگی پر قابو پانے کے لیے اور ماء طہور کے استعمال کی بابت اسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کی جائے اور ان پر عمل کا ذہن بنانے کے لیے اسلامی اسکالرز و خطباء اور علماء و مشائخ فعال کردار ادا کریں۔
6. آبی آلودگی پر قابو پانے کے لیے اسلامی تعلیمات اور عصری تقاضوں کو اسکولز، کالجز، یونیورسٹیوں اور مدارس کے نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
7. ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے زیرو پیریڈ میں صاف پانی کی اہمیت اور آبی الودگی سے بچاؤ سے متعلق آگہی کا پروگرام دیا گیا ہے۔ اس پر یقینی عمل درآمد کی ضرورت ہے۔
8. آبی آلودگی، اس سے بچاؤ اور اس ضمن میں اسلامی تعلیمات پر آرٹیکلز اور مقالہ جات لکھے جائیں اور کانفرنسز و سیمینارز کا انعقاد کیا جائے تاکہ اس کی بدولت آبی آلودگی کے اسباب کو واضح کیا جاسکے اور اس کے منفی اثرات سے بچا جاسکے۔

حوالہ جات

1-الانبیاء 21 : 30
[2] الفرقان 25:48
[3] رازی، ابوعبداللہ محمد بن عمر مفاتیح الغیب، 466:24، داراحیاء الترث العربی
[4] زحیلی، ڈاکٹر وہبہ، التفسیر المنیر، 81:19، دارالفکر المعاصر، دمشق
[5] الانفال، 11:8
[6] رازی، مفاتیح الغیب، 466:24
[7] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر کثیر، تفسیر القرآن العظیم، جلد 24:4
[8] نسفی، مدارک التنزیل، 635:1، دارالکلم الطیب، بیروت
[9] المرسلات، 27:77
[10] ۔ بیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبریٰ، کتاب الطہارۃ، باب نجاسۃ الماء الکثیر إذا غیرتہ النجاسۃ، رقم الحدیث: 1228
[11] نفس المرجع، رقم الحدیث: 1229
[12] نفس المرجع، رقم الحدیث: 1227
[13] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب البول في الماء الدائم، رقم الحدیث: 239، دار طوق النجاۃ، بیروت؛ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب النھي عن البول في الماء الراکد، رقم الحدیث: 282
[14] ابوداؤد، السنن، کتاب الطہارۃ، باب في البول في المستحم، رقم الحدیث: 27، احیاء التراث العربی، بیروت
[15] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب النھي عن الاغتسال في الماء الراکد، رقم الحدیث: 283
[16] بخاری، صحیح البخاری، کتاب الأشربۃ، باب النھي عن التنفس في الإناء، رقم الحدیث: 5630
[17] ابوداؤد، السنن، کتاب الأشربۃ، باب في النفخ في الشراب، رقم الحدیث: 3728

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

[18] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الأشربة، باب الأمر بتغطیة الإناء وإیکاء السقاء، رقم الحدیث: 2014

[19] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الأشربة، باب اختناث الأسقیة، رقم الحدیث: 5626-5625

[20] ابن ماجه، السنن، کتاب الأشربة، باب اختناث الأسقیة، رقم الحدیث: 3419

[21] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الطهارة، باب کراهة غمس المتوضئ وغیره یده المشکوک في نجاستها في الإناء قبل غسلها ثلاثاً، رقم الحدیث: 278

[22] ابن ماجة، السنن، کتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن الخلاء علی قارعة الطریق، رقم الحدیث: 328

[23] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الشرب والمساقاة، باب في الشرب ومن رأی صدقة الماء...، رقم الحدیث: 2351

[24] نفس المرجع، رقم الحدیث: ۲۷۷۸

[25] ترمذی، الجامع، أبواب الأشربة، باب ماجاء أي الشراب کان أحب إلی رسول الله ﷺ، رقم الحدیث: 1895

[26] نفس المرجع، أبواب الحج، باب ماجاء في حمل ماء زمزم، رقم الحدیث: 963

[27] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحج، باب ماجاء في زمزم، رقم الحدیث: 1637

[28] طبرانی، المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 11167، القاهرة، مصر

CC BY